لختِ دل

(شبیہ حیدر)

پیامِ حق کا وارث
وہ بہادر ہے۔
کہ حق کی سربلندی کو
شہادت کی ضرورت جب بھی ہو
وہ دل کے ٹکڑے نذر کردے

مِرے مولیٰ نے فرمایا
کہ ایسا ہو نہیں سکتا
کہ جس کو پوجتے ہو تم
اُسے معبود میں مانوں۔
تمہارا اقتدار و تخت ہی
وہ بُت ہیں جن کے عبد ہو تم

تو پھر یہ اقتدار و تخت تم کو ہی مبارک
تمہاری اقتدار و تخت کی
ایسی ہوس سے
یہ ہویدا ہے
کہ جس کا عبد ہوں میں
اُس خدا کو
بغیرِ شرکتِ غیرے
کبھی اپنا خدا تم نے
نہ مانا تھا نہ مانو گے
تمہارا راستہ تم کو مبارک
مِرا راستہ خدا کا راستہ ہے

امامِ مجتبیٰؑ ۔معیارِ حق
اور وارثِ نورِ نبوّت کے لبوں سے
کلامِ حق کی یہ تفسیر گویا
کربلا کے معرکے کی ابتدا ہے
حق و باطل کی ہر اک سازشِ تلبیس کے آگے
امیر المومنینؑ ،ابنِ ابی طالب نے جو سرحد بنائی تھی
حسنؑ اس کے محافظ ہیں

پیامِ حق شہادت مانگتا ہے
جو اس گھر کی روایت ہے
کلامِ حق کے اس اعلان کی پاداش
سر جائے کہ گھر جائے۔

کلامِ حق کا پر اعلان اس گھر کی سعادت ہے۔
نہیں باطل کو یہ احساس
اس گھر کے جری
اوجِ فنا فی اللّٰہ کے درجے پہ فائز ہیں۔

خدائے واحد و قیّوم کی وحدانیت کی
وہ شہادت ہیں
کہ ان کے فرقِ اقدس شق
جگر صد پارہ ہو کر
نورِ حق کو تا ابد
پائندہ کرتے ہیں

اِدھر گر حق کے وارث ہیں
تو ان کے سامنے
باطل کے ورثہ دار صف آرا ہیں دیکھو کربلا میں۔
وہ ورثہ دار باطل کے
جنھوں نے بعدِ رخصت
جنازے پر بھی ناوک افگنی کی
کہ شاید حق کو دنیا سے مٹا ڈالیں
وہ حق کی سربلندی دیکھ لیں
کہ شاہؑ جو کہتے ہیں
بھائی کی نشانی بھی گئی
اور رن سے اک گٹھری اُٹھا کر لائے ہیں، اس میں
یہ ہے قاسمؑ کا لاشہ
یا حسنؑ کے دل کے ٹکڑے ہیں۔

پیامِ حق کا وارث
وہ بہادر ہے
کہ حق کی سربلندی کو
شہادت کی ضرورت جب بھی ہو
وہ دل کے ٹکڑے نذر کر دے

(شبیہ حیدر)